ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

پاکستان کا معاشرہ اور عصری سماجی مسائل کا اسلامی حل: اکراہی زواج کا اختصاصی تناظر

Islamic Solution to Pakistani Society and Contemporary Social Issues: A Special Focus on Coerced Matrimony

☆**ڈاکٹر صدف سلطان:** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، LCWU لاہور۔
☆☆**ڈاکٹر عتیق الرحمن:** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یو ای ٹی لاہور۔

Abstract
A coerced marriage occurs when a bride and groom are compelled into a marital union against their wishes, typically by their parents or family members. In such instances, young girls and women often find themselves unable to complete their education and are deprived of educational opportunities. They may become pregnant at a young age and become entirely dependent on their spouses. Coerced marriage subjects females to immense physical and psychological pressure.Frequently, young women are sent to their parents' homeland under the guise of visiting relatives, only to find themselves betrothed to someone chosen by their families. Despite the global advocacy for human rights in the 21st century, coerced marriages persist in various countries. In some regions, such marriages are considered customary, and the younger generation may feel powerless to resist their parents' wishes.While coerced marriages are prevalent in Arab countries, they also occur in developed nations, particularly in cases where merging families' assets or social statuses is a concern. The Quran expressly prohibits the coercion of women into marriage, emphasizing the importance of free consent in matrimonial unions. (1)[1]

Keywords: Coerced marriage, betrothal, compulsion, dependence, psychological pressure

تعارف

پاکستانی معاشرے میں شادی بیاہ کے حوالے سے بہت سے روم ورواج پائے جاتے ہیں جن کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ان رسومات کا تعلق صوبے یا علاقے کی روایات واقدار سے ہے۔افراد کی میت، ذات برادری اور نسل کے حوالے سے بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ شہری علاقوں اور دیہات کے رسوم ورواج بھی ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہیں۔اسی طرح خواندہ طبقے میں وقت کے ساتھ رسم ورواج میں کافی تبدیلی آئی ہے لیکن اس کے باوجود بھی معاشرے کے افراد اپنی روایات اور رسوم ورواج سے وفاداری رکھتے ہیں خاص طور پر ایسے رواج جن میں خاندان کے مرد عورتوں پر اپنا تسلط قائم رکھ سکیں۔

ذیل میں پر جبری شادیوں کی اقسام اور ان کے اسباب و محرکات کا مفصل جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

پاکستانی معاشرے میں مروج جبری شادیوں کی اقسام درج ذیل ہیں:

1 بچپن کی شادیاں Child Marriages

2 ذات برادری/خاندان میں جبری شادیاں

3 ادل بدل کی شادیاں Barter Marriages

---

[1] قرآن 4:19

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

4 امیگرنٹس کی جبری شادیاں Forced Marriages of Immgrian جوانی اور مفاہمت کی شادیاں Marriages for Compensation & Reheblitation

6 خرید کر شادی کرنا Perchased Bridet

7 قرآن سے شادی کرنا/حق بخشوانا Marriages to the Holy Quran

جبری شادیوں کے اسباب و محرکات

محبت کی شادی اوراس کے اسباب و محرکات

محبت کی شادی سے مراد ہے کہ لڑکے کی قانونی عمر(۱۸سال سے کم)اور لڑکی(۱۹سال سے کم ہو تو ان کی شادی کروجائے۔ پاکستانی معاشرے میں بچپن کی شادیوں کی دو اقسام پائی جاتی ہیں۔

(1) چھوٹی عمر کی لڑکی اور لڑکے کی شادی اس کی قانونی عمر سے پہلے کرادی جائے۔[2]

(ii) والدین اولیاء/Gurdains اپنے نابالغ بچوں کے نکاح کرادیں۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں آج بھی بچپن کی شادیاں کرنے کا رواج ملتا ہے جیسا کہ ایک رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر پاکستان میں خواتین کی پہلی شادی کی عمر بڑھ رہی ہے اور اس وقت ۲۵ سے ۲۹ سال کی شادی شدہ خواتین کی شادی ہونے کی اوسط عمر ۱۳ ۲۰ سال ہے۔ اب بھی تقریبا ۵۰ فیصد پاکستانی خواتین کی شادی 18 سال کی عمر کے آس پاس ہو جاتی ہے۔" دنیا کے تمام معاشروں میں " خاندان ایک قدیم ترین ادارہ ہے۔ زمانے کے تغیر و تبدل کے ساتھ ساتھ اس ادارے میں مقامی اور ثقافتی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں لیکن پاکستانی معاشرے میں ابھی بھی بحیثیت مجموعی یہ ادارہ "اکائی" کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں پر تمام افراد اپنے مرتبے کے مطابق اپنا کردار نبھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ پاکستانی خاندان میں سربراہ کو کافی اہمیت حاصل ہوتی ہے اور خاندان کے دیگر افراد سے بھی یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ فرمانبرداری کے ساتھ بزرگوں کے فیصلوں کا احترام کریں۔ بچوں کے ازدواجی مستقبل کے حوالے سے خاندان کے بزرگوں کی رائے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ "پراوری ازم" کے ساقی اصولوں کے مطابق خاندان کو متحد رکھنے کے لیے باہمی شادیوں کو ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ عام طور پر شادی کی کم سے کم عمر جو کہ مسلم عائلی قوانین کے مطابق ۱۶ سال ہے اس پر عمل درآمد بھی بہت کمزور ہے اور پیدائش کا اندراج اور اس کا ریکارڈ رکھنے کا رواج نہ ہونے کی وجہ سے شادی کے وقت لڑکی کی صحیح عمر کا تعین کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مختلف علاقوں سے اکٹھے کئے گئے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اب بھی کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پر کم عمری میں شادیاں کرنے کا رواج اب بھی عام ہے۔[3] اگرچہ صوبہ پنجاب کے شہری علاقوں میں بچپن کی شادیوں کا رجحان کم ہو رہا ہے لیکن پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں شرح خواندگی کم ہونے کی وجہ سے یہ رواج آج بھی موجود ہے۔

> "Socio culture consideration of Marriage choice, rather than religion or economic seasons, appear to dominate the preference for consanguineous marriages, since

---

1[2] پاکستان میں آبائی اور گھرانوں کے ایک ہیلتھ سروے ۲۰۰۷

2[3] خاور ممتاز، انارکلی، پاکستان ۲۰۱۴

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

most marriages are still arranged, mate selection continues to be largly the responsibility of the parents."3[4]

خاندان کے سر براہ کو اپنے بچوں کے ازدواجی جوڑ spouse تلاش کرنے یا ان کے ازدواجی مستقبل کا فیصلہ کرنے پر مکمل اختیار ہوتا ہے اور وہ اپنے اس منصب کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہ صورت حال دیہات میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ خاندان کا سربراہ اپنے اختیارات میں محکم پسند اور مطلق العنان ہوتا ہے اور اس کی بیوی، بچے ہوتے ہیں اس کی رعایا اور اسکے ماتحت ہوتے ہیں۔

لہذا ایسے خاندانوں میں والدین / خاندان کے سرپرست بچوں پر اپنے فیصلے مسلط کرتے ہیں جس کی وجہ سے جبری شادیاں طے پاتی ہیں۔ ان شادیوں کے بہت سے اسباب و محرکات ہیں۔ ان جبری شادیوں میں سے ایک بچپن کی شادی بھی ہے حالانکہ ملکی قانون میں شادی کی مقرر کردہ عمر سے پہلے نکاح کرنا جرم تسلیم کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اکثر علاقوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے۔

"Child Marriage, however it is an illegal act but found in many areas of the country i.e. famous as Vani, Sawara, Pait Likhi, Adal Badal and followed in many tribal areas especially in Punjab Province in which girls are forcibly married off an older to resolve the disputes between different tribes."[5]

اگرچہ صوبہ سندھ کے شہری علاقوں میں شرح خواندگی زیادہ ہونے کی وجہ سے بچپن کی شادیوں کا رجحان ختم ہو رہا ہے۔ لیکن دیہی علاقوں میں آج بھی یہ رواج بدستور موجود ہے۔ وڈیروں اور زمینداروں میں اکثر بچپن کی شادیوں کی مثالیں پائی جاتی تھیں تاکہ وڈیروں اور جاگیرداروں کے ہاں جائیداد بہت اہم ذریعہ ہے جس پر ان کی معاش اور معاشرت کی مضبوطی کا انحصار ہے اس لیے وہ لوگ اپنی اولاد کی شادیاں خاندان میں بچپن ہی میں کر دیتے ہیں (چاہے وہ رشتہ کتنا ہی بے جوڑ کیوں نہ ہو) کیونکہ خاندان کے بزرگ بھی یہ نہیں چاہتے کہ ان کی جائیداد خاندان سے باہر جائے یا کوئی دوسرا خاندان ان کی جائیداد میں حصہ دار بنے۔ [6].

پاکستانی معاشرے میں بچوں کی شادیوں کے پیچھے بہت سے اسباب اور محرکات موجود ہیں مثلاً:

1. علاقائی رسوم و رواج اور قبائلی / خاندانی روایات و اقدار بچپن کی شادیوں میں بہت اہم وجہ ہے کیونکہ جن خاندانوں میں ذات برادری کا تصور بہت زیادہ پایا جاتا ہے وہاں پر انکی شادیوں کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔
2. اسی طرح جس خاندان میں ادل بدل Exchange Marriage" وہ سٹہ " کے تحت شادیوں کا رواج ہو وہاں پر بچپن میں ہی بچوں کو بدل کے طور پر دوسرے خاندان میں بیاہ دیتے ہیں اس ضمن میں بدلے کے طور پر خاندان میں رشتہ موجود ہو تو ٹھیک ورنہ پیدا ہونے والی بچی کا رشتہ پیدائش سے قبل ہی کر دیتے ہیں اور اس رسم کو پیٹ لکھی کہتے ہیں

[4] عورت قانون اور معاشرہ، کنڑی رپورٹ، ص: 77

[5] PLD 1997, Lahore.P301

[6] عورت قانون اور معاشرہ، کنڑی رپورٹ، ص: 57

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

3. سوارا، ڈنڈا اور ولی جیسی قبائلی رسوم ورواج کو پورا کرنے کے لیے بھی بچپن میں شادیاں کر دی جاتی ہیں۔
4. بعض والدین اپنی بچیوں کی شادیاں کم عمری میں اس لیے کرتے ہیں کہ انہیں اس وقت مناسب رشتہ ملا ہوتا ہے اور یہ موقع گنوانا نہیں۔
5. غربت وافلاس بھی بچپن کی شادیوں کا ایک بہت بڑا محرک ہے کیونکہ وہ والدین اپنی بیٹیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر فرق نہیں کر سکتے بلکہ اکثر اوقات وہ اپنی کم عمر بیٹیوں کے نکاح کے بدلے میں رقم بھی وصول کر لیتے ہیں۔
6. اس طرح بجرم پیشہ افراد، جواری اور نشئی والدین بھی اپنی کم عمر بیٹیوں کو اپنے ذاتی مفاد یعنی ان کے بدلے میں رقم کے حصول کے لیے قربان کر دیتے ہیں۔
7. بعض والدین اپنی اولاد کو بداخلاقی اور بے راہ روی سے بچانے کے لیے بھی کم عمری میں ان کی شادی کر دیتے ہیں۔ تا کہ ان کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہو اور وہ بری عادتوں کی طرف راغب نہ ہو سکیں۔

ذات برادری/خاندان میں جبری شادیاں

("Cast" Race an" Forced Marraige on the ground of اور اس کے اسباب و محرکات

پاکستانی معاشرے میں خاندان اور ذات برادری کے اندر شادیاں کرنے کا رواج کثرت سے پایا جاتا ہے اور معاشرے میں اپنی برادری کو ہی مناسب و موزوں سمجھا جاتا ہے۔ ذات برادری/خاندان سے باہر، شقوں کو معیوب رکھنے کی وجہ سے بعض اوقات لڑکیاں کنواری رہ جاتی ہیں۔ عمر بڑھ جانے کی وجہ سے رشتے نہیں ہو پاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشرے میں ابھی تک لوگوں میں ذات برادری کا بہت زیادہ رجحان پایا جاتا ہے۔ کے پاکستان ڈیمو گرافک اینڈ ہیلتھ سروے کے مطابق ملک بھر میں تقریبا دو تہائی شادیاں ماموں زاد اور خالہ زاد بہن بھائیوں فرسٹ اور سیکنڈ کزنز کے درمیان ہوئیں اور یہ شرح دنیا میں سب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے۔)

پاکستانی معاشرے میں ذات براور کی "خاندان سے دستی ترین مفہوم میں لیا جاتا ہے کیونکہ ذات جغرافیائی حدود و قیود سے ماورا ہوتی ہے اور ایک ہی ذات کے افراد ملک کے مختلف حصوں میں ہی نہیں بلکہ مختلف ممالک میں بھی آباد ہو سکتے ہیں۔ ذات برادری تو سبھی خاندان سے وسیع تر ادارہ ہے جو طبقہ بندی کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اس میں حیثیت و منصب، اقتصادی تعلقات کا ایک نظام مراحب ہوتا ہے جس کی وضاحت اور تعیین آباء واحید اور سے ہوتا ہے۔ ذات کی کوئی جغرافیائی حدود نہیں ہوتیں۔ ذات کو تبدیل کرنا ناممکن ہے۔ اگرچہ کوئی شخص اپنا مذہب تبدیل کر سکتا ہے لیکن ذات یا دعلی ذات (گوت) وہی رہتی ہے۔ پاکستانی معاشرے میں تو مختلف پیشوں سے متعلقہ ذاتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ آبائی کاروباری پیشے بھی ایک طویل عرصہ کرنے کے بعد ذات کے طور پر شمار کئے جاتے ہیں اور یہ تصور پاکستانی معاشرے میں ہندو تہذیب کے زیر اثر ابھی تک موجود ہے۔ جو تہذیب کے ان اثرات کی وجہ سے آج بھی پاکستانی معاشرے میں ذات کو انسان کی شناخت کی ایک علامت سمجھا جاتا ہے اور
معاشرے کے افراد اپنی یہ شناخت کھونا پسند نہیں کرتے۔

"In the present study cast was taken as a indicator of collectivism. In the history of the Indian Sub-Contenent for many centruries, cast was used to define individual identity as well as individual honor in society"

انسانی معاشرے میں ان کے ادا نہیں کیا جاتا ہے اور اکثر والدین اپنے بچوں کی تربیت ہی اس انداز میں کرتے ہیں کہ ان کے ذہنوں میں ذات برادری اور خاندانی اہمیت کے شعور کو اجاگر کریں پاکستانی معاشرے میں خاندان/ذات برادری میں شادیوں کے درج ذیل اسباب و محرکات ہیں۔ پاکستانی معاشرے پر ہندو تہذیب و ثقافت کے اثرات ابھی بھی موجود ہیں اس وجہ سے اکثر لوگ اپنی برادری خاندان میں ہی شادی کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ ان کے اس باہمی خاندانی تعلق میں اور مضبوطی پیدا ہوئے۔ اور کچھ خاندانوں میں ان شادیوں کی یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ ان کی نسل اور خون "Bloodline" خالص رہ سکے جیسا کہ سید خاندان کے افراد اپنے بچوں کی غیر سید خاندان میں شادی کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں خاص طور پر بچوں کی شادیوں کے حوالے سے سید خاندان سے ہی لڑکے تلاش کئے جاتے ہیں کیونکہ ایک سید زادی کی غیر سید لڑکے سے شادی کو اکثر گناہ تصور کیا جاتا ہے اور وہ ایک سید لڑکے کو ہی سید زادی کا ہم سر سمجھتے ہیں۔ معاشرتی و ساقی مقام و مرتبے کو برقرار رکھنے کے لیے بھی خاندان میں شادیوں کو ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ ہم پلہ خاندانی ایک دوسرے کی بیٹیوں کو قدر و منزلت اور مقام دے سکتے ہیں تاکہ ان کے مقام و مرتبے میں کچھ فرق نہ آئے اور مناسب معاشی و معاشرتی حیثیت کی وجہ سے زوجین کے مابین باہمی تعلق میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔

(۴) بعض والدین گھریلو مشکلات سے دوچار ہونے کی وجہ سے خاندان کے اندر ہی اپنی بیٹیوں کے لیے مناسب جوڑ تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ان کی شادیاں کم عمری میں ہی کر دیتے تاکہ ان کے لیے مستقبل میں آسانی اور سہولت پیدا ہو سکے اور یوں اپنی بیٹی پر کئے جانے والے اخراجات سے سبکدوش ہو سکیں۔

(۵) جن خاندانوں میں وٹہ سٹہ کا رواج پایا جاتا ہے وہاں بھی ایک خاندان اپنی ذات برادری ہی سے متعلقہ دوسرے خاندان میں ابھی تبادلے کی شادیاں بچپن ہی میں کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

جن علاقوں میں لڑکی کو خرید کر شادی کی جاتی ہے وہاں پر بھی لوگ خاندان کے اندر شادی کرتے ہیں تاکہ ان کا یہ مالی جھ کم ہو سکے جیسا کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے کچھ خاندان میں ہوتا ہے اپنے فرقے اور مسلک کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں خاندان کے اندر شادی انسانی حقوق کے خلاف ہے اور خاص طور پر عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔

وٹہ سٹہ بدل کی شادیاں (Barter (Exchange Marriages) اور اس کے اسباب و محرکات ادل بدل کی شادی سے مراد ہے کہ ایک خاندان اپنے لڑکے اور لڑکی کی شادی دوسرے خاندان کے لڑکے اور لڑکی سے بدل شمار کرے۔ ایسی صورت حال میں دونوں فریقین میں برابری کا انحصار بہت سی باتوں پر ہوتا ہے۔ لڑکے کے اور لڑکی کی عمر، شکل و صورت اور تعلیم کے علاوہ دونوں خاندانوں کی سماجی و معاشی حیثیت و مرتبے کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

بعض اوقات کچھ لوگ وٹہ سٹہ کی شادی کے حق میں اس لیے بھی ہوتے ہیں کہ ان کی بیٹی کے ساتھ اس کی سسرال اور شوہر ناروا سلوک نہ کر سکے اس لیے وہ بدل کے طور پر اپنے بیٹے کی شادی بھی اس خاندان کی لڑکی سے کر دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ ہونے والے کسی بھی قسم کے ناروا سلوک کا بدلہ لے سکیں اور اکثر اوقات کیا ہوتا ہے کہ ایک جوڑے کے تعلقات کی خرابی کی وجہ سے دوسرا جوڑا بھی مشکل میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات ایسی صورت حال دو خاندانوں کی تباہی کا بھی باعث بن جاتی ہے اور دونوں جوڑوں میں طلاق واقع ہو جانے سے دو گھر برباد ہو جاتے ہیں۔

کچھ لوگ وٹہ سٹہ کی شادیوں کو کامیاب اور دیر پا لکھتے ہیں تاکہ اس قسم کی شادیوں کے تحت دونوں خاندان اس مضبوط تعلق کے ساتھ بہت سی قباحتوں سے بچ سکیں۔ بعض گھرانوں میں معاشی حالات کی وجہ سے بھی وٹہ سٹہ کی شادیاں ہوتی ہیں تاکہ دونوں خاندان اپنی مالی مشکلات سے بچ سکیں جو کہ ہمارے معاشرے میں ذات و برادری اور شادی کے فضول اور بے جا اخراجات پر مبنی ہیں۔ جن علاقوں میں بیٹی کی قیمت لینے کا رواج موجود ہے وہاں پر وہ لوگ جو لڑکی کی قیمت ادا نہیں کر سکتے وہ بدلے میں اپنے خاندان کی لڑکی کا رشتہ دوسرے خاندان کو پیش کر دیتے ہیں۔

امیگرنٹس/تارکین وطن کی جبری شادیاں(Forced Marriages of Immigrants)

پاکستانی مسلمان جو ایک طویل عرصے سے دنیا کے مختلف ممالک میں حصول روزگار اور بہتر مستقبل کی خواہش کی خاطر مقیم ہیں۔ان کے سامنے اپنی اولاد کی شادیاں کرنا ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔خاص طور پر ان لوگوں کو زیادہ دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اپنے ملک خاندان،ذات برادری، علاقائی رسوم ورا اور اپنے عقیدے و مسلک سے زیادہ وابستگی رکھتے ہیں۔

پہلا طریقہ:Coercd Marriage بچوں پر دباؤ ڈال کر زبردستی سمجھا بجھا کر شادیاں کرنا۔

دوسرا طریقہ؛

مکمل طور پر جبری شادی(Totally Forced Marriage)

UKمیں چھپنے والی ایک رپورٹ کے مطابق؛

Coerced Marriages are when the two individuals concerned.

> "Cast Marriages in Pakistan are met with violence against the women in the families involved. Women from low Pakistan cast who try to get an education are looked down upon and sometimes attacked. According to Human Right Commission (HRCP 1998) the evarage age of women of marriage has increased from 16.9 years in 1951 to 22.5 years in 2005. A majority of women are marriade to their close relatives i.e. first and second cousions, only 37 percent of married women are not related to their spouses before marriage.

خاندان میں شادیوں کے رواج کی وجہ سے اکثر لڑکیوں کی عمر بڑھنا شروع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات تو مناسب جوڑ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی شادیاں نہیں ہو سکتیں۔

> are not consulted all or the consolation is at the best coremonial.Marriages that use the method of coercion are ones where the parents or other members of the family pressurize the individuals using tactics."

والدین بچوں کے ساتھ مختلف حیلے بہانے بنا کر انہیں سمجھاتے ہیں ان پر دیگر قریبی رشتہ داروں کے ذریعے مختلف طریقوں سے دباؤ ڈالتے ہیں اور انہیں اس شادی پر قائل کرتے ہیں۔اولاد کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس شادی سے ان کی آئندہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

آنے والی نسل کی بھلائی مقصود ہے 30) شادی نہ کرنے کی صورت میں ان کی اور ان کے والدین کی پورے خاندان میں شہرت خراب ہو سکتی ہے۔ اور بعض اوقات اپنی جائیداد میں سے بے دخل کرنے کی دھمکی بھی استعمال کرتے ہیں۔

1 اولاد پر دباؤ ڈالنے کے چند طریقے یہ بھی ہوتے ہیں۔

والدین اپنے بچوں کو جذباتی طور پر بلیک میل کرتے ہیں۔ 3 بچوں کو اپنی حیثیت/پوزیشن کے کم پڑے کا احساس دلاتے ہیں۔

Muslim Arbitasation Tribunal, Report: liberation for Forced Marriages

خاندانی عزت وغیرت (Family honour) کی خاطر یہ شادی کرنا لازم ہے۔ والدین مختلف حیلوں بہانوں سے دباؤ ڈال کر یا ڈرا دھمکا کر بھی جب اولاد شادی کے لیے تیار نہیں ہوتی تو پھر والدین مکمل طور پر زور زبردستی کے ذریعے انہیں اس شادی پر آمادہ کرتے ہیں۔

شادی کے حوالے سے قرآن مجید کی توضیحات:

مشترک الاصل، مساوی النسب نیز خلیق ومادہ تخلیق کے لحاظ سے یکسانیت اور ایک بھی بیچ وطریق کے حامل بتایا گیا ہے۔ نیز قرآن مجید میں متعدد اقوام وشخصیات کے حوالہ سے بہت سی ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جہاں میں نظاہر عالی النسب وحاملین جاہ ومرتبتکے مقابلے میں بظاہر کمتر خاندانوں اور گھرانوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو دین وتقوی وخدمت انسانیت کی بنیاد پر معزز ومکرم تر قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ کفر وعصیان وفساد وتار گری کی بنا متعلقین انبیاء ومرسلین تک کو مقہور ومذموم شہر لیا گیا ہے۔ اسی تسلسل میں آیات قرآن کی رو سے متعدد ہائی وقریشی وعرب، اپنے تمام تر تفاخر نسبی کے باوجود کفر وعصیان کی بنا پر قابل مذمت ومستحق عذاب قرار دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ ان حوالوں سے قرآن مجید کی متعدد آیات درج کی جاری ہیں تاکہ جبری شادیوں کے حوالہ سے قرآنی تعلیمات کا فہم وادراک آسان ہو جائے اور تحقیقات کی راہ ہموار ہو۔ نیز بے بنیاد نسلی تعصبات کا خاتمہ ہو۔ اسی سلسلہ میں قرآن مجید کی بنیادی اور فیصلہ کن آیت " یا یھاالناس رانا خلقنا کم من ذکر وانثی۔ کی تفسیر وتوضیح میں بعض معتقدم ومتاخر مستند ومعتبر مفسرین کے تفسیری بیانات سے بھی قدرے تفصیلی اقتباسات نقل کیے جارہے ہیں تاکہ قرآن مجید اور جبری شادیوں کے حوالہ سے مختلف تفاسیر پر بھی حتی الا مکان مختصر مگر جامع شرح وتفسیر منظر عام پر آسکے۔

آیات قرآن سے استدلال:

یا ایها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان أكرمكم عند الله أتقاكم إن الله عليم خبير [7]

ترجمہ: لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا کی دوسرے کو پہچانو۔ در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

هو الذي خلقكم من نفس واحدة وجعل منها زوجها ليسكن إليها..." [8]

---

[7] ،الحجرات،۴۹،آیہ ۱۳

[8] آل عمران، 59

وہ اللہ کی ہے جس نے ہمیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے جوڑے بنائے تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

3- إن مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون..." [9]

ترجمہ: اللہ کے نزدیک علیسی کی مثال آدم کی سی ہے۔ کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور پھر کہا ہو جا وہ ہو گیا۔

4- ولقد خلقناكم ثم صورنا كم ثم قلنا للملائكة اسجدوا لأدم فسجدوا إلا ابليس لم يكن من الساجدين" قال ما منعك الا تسجد اذ أمرتك قال انا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين" قال فاهبط منها فما يكون لك أن تتكبر فيها فأخرج إنك من الماغرين[10]

ترجمہ: ہم نے تمہاری تخلیق کی پھر تمہاری صورتیں بنائی۔ پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ پوچھا کہ تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ کہا کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا کہ اچھا تو یہاں سے نیچے اتر۔ تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑائی کا گھمنڈ کرے۔ نکل جا کہ درحقیقت تو ان لوگوں میں سے ہے جو خود اپنی ذلت چاہتے ہیں۔

حدیث وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مجید کی طرح واجب الاتباع ہونے کے سلسلہ میں متعدد آیات قرآن وارد ہوئی ہیں۔ بطور اشارہ چند آیات ملاحظہ ہوں:

و ما آتاكم الرسول فخذوه وما نها كم عنه فانتهوا .[11]

ترجمہ: تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ۔

قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم [12]

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔۔۔

لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة.[13]

ترجمہ: یقینا تمہارے لئے رسول اللہ میں حمد ونمونہ (موجود) ہے۔

و انزلنا اليک الذکر لتبين للناس مانزل اليهم.[14]

ترجمہ: یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں۔۔

[9] الاعراف،11

[10] ص،71

[11] الحشر،7

[12] الاحزاب،21

[13] الانعام،21

[14] النحل،44

يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم ، فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله والرسول.[15]

ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو (رسول اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز پر اختلاف کرو تو سے لولاء اللہ تعالی کی طرف اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔اب "شادی کے حوالے سے حدیث نبوی" کے حوالہ سے

احادیث نبویہ ملاحظہ ہوں:

حدیث اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب الاتباع ہونے کے سلسلہ میں نازل شدہ متعدد آیات قرآن کے ساتھ ساتھ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن مجید و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے تھامنے کی تلقین فرمائی:

قال رسول الله عليه والالم : ترك لم : تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما: كتاب الله وسنة رسوله "

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم میں دو چیز میں چھوڑے جارہا ہوں جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت"۔

فضیات کا حقدار:

تمام انسان آدم علیہ السلام اولاد ہیں عربی، عجمی، گورے، کالے کو تقوی کے علاوہ ایک دوسرے پر کوئی فضیات حاصل نہیں۔

حدثنا إسماعيل حدثنا سعيد الحريري عن أبي نضرة حدثني من سمع خطبة رسول الله ك في وسط أيام التشريق فقال يا أيها الناس الا إن ربكم واحد وإن أباكم واحد ألا لا فضل لعربي على أعجمي ولا لعجمي على عربي ولا لأحمر على أسود ولا أسود على أحمر إلا بالتقوى أبلغت قالوا بلغ رسول الله۔[16]

ترجمہ: اسماعیل نے بتایا کہ ہم سے سعید الجر بر کی نے ابی الفرق سے روایت کر کے بیان کیا کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ ایام تشریق (ج) کے وسط میں سنا کہ آپ نے فرمایا: لو گو یادر کھو یقینا تمہارا رب ایک ہے، اور یقینا تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے، لیکن کسی عربی کو کسی بھی پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی بھی کو کسی عربی پر نہ کسی سفید کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو سرخ پر ماسوائے تقوی کے۔میری بات لوگوں غیر حاضر تک پہنچادے۔

نسلی وغیر نسلی عصبیت:

نسلی وغیر نسلی عصبیت اسلام کے منافی ہے۔

---

[15] النساء59

[16] بخاری، الجامع الصحیح محمد بن اسمعیل، الرقم، ۶۵۴

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

صلى الله وعن جبير بن مطعم ان رسول الله عليه وسلم قال: ليس منا من دعا الى عصبية، وليس منا من قاتل عصبية، و ليس منا من مات على عصبية.[17]

ترجمہ: جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصبیت کی طرف دعوت دی وہ ہم میں سے نہیں۔اور نہ ہی وہ شخص ہم میں سے ہے جس نے کسی عصبیت جاہلیہ کی بنا پر لڑائی کی۔ نیز وہ بھی ہم میں سے نہیں جو کسی عصبیت (جاہلیہ) پر قائم رہتے ہوئے وفات پا گیا۔

خاندان کا ساتھ دینا:

اپنے خاندان کا ظلم و ناانصافی میں ساتھ دینا عصبیت جاہلیہ ہے۔

وعن واسلة بن الأسقع قال: يا رسول الله ما العصبية ؟ قال: أن تعين قومك على الظلم -[18]

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! عصبیت کیا ہے؟آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنی قوم کی اعانت کرے جبکہ وہ ظلم و ناانصافی کر رہی ہو۔

نسب کی محبت:

نسب کی بے جا محبت انسان کو اندھا بنا دیتی ہے۔

وعن سراقة بن مالك بن جعشم قال : خطبنا رسول الله عليه وسلم فقال: خيركم المدافع عنعشيرته ما لم يأثم[19]

ترجمہ: سراقہ بن مالک بن جعشم سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پس آپ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے خاندان قبیلہ کی مدافعت کرے اس وقت تک جب تک گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ برائی کا ساتھ دینے پر وعید: تمام باتوں میں خاندان کا ساتھ دینے والا اس گرے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جیسے دم سے کھینچ کر اٹھایا جائے۔

وعن ابن مسعود عن النبي علبه والله قال: من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذهوي فهو ينزع بذنبه[20]

ترجمہ: ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے نہیں صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: جس نے اپنی قوم کی کسی ناحق بات میں نصرت و حمایت کی تو وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو (کسی بڑے کو میں غیرو) میں گر چکا ہو اور اسے دم سے پکڑ کر اٹھایا جائے۔ دیندار عورت کو ترجیح حسب و نسب اور مال و جمال دیکھنے کی بجائے دیدار عورت سے نکاح کو ترجیح دو۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : تنكح المرأة لأربع : لمالها، ولحسبها، وجمالها، ولدينها، فاظفر بذات الذين تربت يداك[21]

---

[17] ابن ماجہ، ابو عبداللہ م، محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوین، السنن ابن ماجہ، مکتبہ نعیمیہ ۲۰۰۵

[18] نسائی، محمد بن شعیب، السنن نسائی، مکتبہ رشیدیہ، لاہور

[19] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، لاہور، الرقم ۵۷۶ شبیر برادرز، ۲۰۰۹ 19

[20] سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، الرقم ۶۵۴ شبیر برادرز، ۲۰۰۹

[21] ترمذی، ابو عیسی، محمد، جامع ترمذی، الرقم ۶۵۷ مکتب امام اہلسنت، ۲۰۲۰

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

اسباب و محرکات

بیرون ممالک خاص طور پر امریکہ یورپ اور دیگر ایسے ممالک میں رہنے والے پاکستانیوں کے بچوں کی شادی ان کے لیے ایک اہم معاملہ ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے بچوں پر اس معاشرے کا اثر ہوتا ہے چونکہ سکول، کالج، یونیورسٹی اور ارد گرد کے ماحول کے علاوہ دوستوں کے ماحول سے متاثر ہو کر یہ بچے والدین کی تربیت کا اثر نہیں لیتے اس کے علاوہ شخصی آزادی کے نام پر ضرورت سے زیادہ بے باک معاشرہ، لڑکیوں اور لڑکوں کی دوستیاں، نائٹ کلب اور بال روسر پر جانے پر انہیں کوئی پابندی نہیں ہوتی لہذا والدین اپنے بچوں کے شب و روز کی نامناسب مصروفیات سے گھبرا جاتے ہیں اور اپنے بچوں کے بہتر اخلاق، پائیدار اور مضبوط ازدواجی زندگی کے لیے ان کی شادی کی فکر کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اگر انہیں اسی ملک میں اپنے رشتہ داروں اور دوست واحباب میں رشتے نہ ملیں تو انہیں اپنے آبائی وطن آ کر ان کی جبر اشادیاں کرادیتے ہیں۔ ان شادیوں کے پیچھے عموم ذاتی مفادات بھی کارفرما ہوتے ہیں جن کی وجہ سے والدین اولاد کی پسند کو یکسر نظر انداز کر کے اپنی پسند کو ان پر مسلط کرتے ہیں لیکن ذاتی مفاد کی بجائے اکثر اوقات والدین کے پیش نظر اولاد کی بہتر ازدواجی زندگی کی خواہش بھی ہوتی ہے جس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

1. اپنی اولاد کو اخلاقی بے راہروی سے بچانے کے لیے شادیاں کراتے ہیں۔
2. الکوحل اور شراب وغیرہ کی عادت سے بچانے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔
3. اولاد کے مذہب اور عقیدے کی حفاظت کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام

قرآن مجید میں مرد کے لیے بیوی کا ہونا اور بیوی کے لیے شوہر کا ہونا اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں سے ایک نعمت ہے چنانچہ ارشادی باری تعالی ہے: " ومن ایتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ان في ذالک لایت لقوم یتفکرون " اور اس کی نشانیوں میں سے یہ کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم اس کے پاس سکون حاصل کرو تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقینا اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔؟ " فانکحوا ما طاب لکم من النساء " (اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو)۔ یہ پسند دوطرفہ ہوگی، لڑکے کی طرف سے بھی اور لڑکی کی طرف سے بھی، کسی پر اس کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ ٹھونسا نہیں جاسکتا۔

شریعت میں اس بات کی گنجائش موجود نہیں کہ خون بہا کے طور پر گھر کی بہنوں بیٹیوں کو دشمن قبیلے کے حوالے کر دیا جائے یا اپنی غلطیوں اور گناہوں کی تلافی کے طور پر بیٹیوں اور بہنوں کو قربان کر دیا جائے۔ جانوروں کی طرح ان کی خرید و فروخت کی جائے۔ کوئی مذہب بھی اس قسم کی غیر انسانی روایات پر عمل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

اگر اسلام اولیاء کو اپنی کم عمر اولاد کا حق کفالت و کفایت بخشا ہے تو اس کا قطعاً یہ مقصد نہیں کہ اس حق کو ذاتی اغراض و مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے اور اپنی محبت و شفقت کا مظاہرہ ان پر جبراً اپنے غیر فطری فیصلوں کو مسلط کرتے ہوئے کیا جائے۔ کوئی مہذب معاشرہ ایسی روایات اور رسوم کو قبول نہیں

کرتا۔ عورتوں کے حقوق کا معاملہ آئین پاکستان میں بھی موجود ہے لیکن پھر بھی عورت علاقائی رسم ورواج کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔ اس معاشرتی خرابی کی سب سے بڑی وجہ ارباب حکومت ہیں جو جان بوجھ کر اس خرابی کو دور کرنا نہیں چاہتے۔ عوام کے لئے اسلام اور قانون کی باتیں کرنے والے خود رسوم ورواج کو پروان چڑھانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ اہل دانش اور ہمدردی رکھنے والے لوگ آگے بڑھیں اور ان ظالمانہ رسوم کو ختم کرنے کی جدوجہد کا آغاز کریں۔

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم.
2. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن، مکتبہ رشیدیہ، 2010
3. مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، لاہور، شبیر برادرز، ۲۰۰۹
4. سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، شبیر برادرز، ۲۰۰۹
5. ترمذی، ابو عیسی، محمد، جامع ترمذی، مکتبہ امام اہلسنت، ۲۰۲۰
6. ابن ماجہ، ابو عبداللہ م، محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوین، السنن ابن ماجہ، مکتبہ نعیمیہ ۲۰۰۵
7. نسائی، احمد بن شعیب، السنن نسائی، مکتبہ رشیدیہ، لاہور،
8. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء) - التاریخ الصغیر - بیروت، لبنان: دار المعرفہ،
9. ١٤٠٦ھ / ١٩٨٦ء
10. احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ / ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء
11. پاکستان میں آبادی اور گھرانوں کا ڈیموگرافک ہیلتھ سروے، 2007ء
12. خاور ممتاز ماز، سہیل وڑائچ، شارق امام ودیگر، شرکت گاہ ویمنز ریسورس سنٹر، لاہور، پاکستان 2012ء، ص:5
13. خالد رحمن، عورت قانون اور معاشرہ، کنٹری رپورٹ، شرکت گاہ، 1996ء، ص:14
14. Muslim Arbitration Tribunal (MAT), Report: Liberation for Forced
15. Marriages, Anjuman-e-Urdu Press - Muslim Arbitration Tribunal (MAT), Report
16. عورت قانون اور معاشرہ، کنٹری رپورٹ، ص:112
17. گلریز محمود، دور نبوت میں شادی بیاہ کے رسم ورواج اور پاکستانی معاشرہ، ص:238-239